حضرت مولانا علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ
چند یادیں

چوہدری محمد یاسین ظفر
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین نامور خطیب اور ہر دل عزیز شخصیت علامہ عبدالعزیز حنیف مختصر علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی نماز جنازہ 10 ستمبر 2016ء بروز ہفتہ دن گیارہ بجے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث G/6 میں امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث علامہ پروفیسر ساجد میر نے پڑھائی۔ تمام مکاتب فکر کے ممتاز علماء اور لوگوں کے جم غفیر نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

علامہ عبدالعزیز حنیف کا شمار پاکستان میں صف اول کے علماء کرام‘ ممتاز خطباء اور سنجیدہ دانشوروں میں ہوتا تھا۔ آپ بہت وضعدار‘ کریم النفس‘ ملنسار تھے۔ طبیعت میں نیکی‘ مزاج میں نرمی اور سلیم الفطرت تھے۔ آپ صاف ستھرا لباس زیب تن رکھتے اور چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ ہوتی۔ پہلی بار ملنے والا یہی گمان کرتا کہ شاید مدتوں کی شناسائی ہے۔ آپ تمام حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔ تمام مسالک کے علماء اور عوام آپ کا بے حد احترام کرتے‘ فرقہ واریت سے نفرت‘ تشدد اور انتہا پسندی کی حوصلہ شکنی کرتے‘ آپ اتحاد بین المسلمین‘ بین المسالک رواداری اور باہمی عزت واحترام کے علم بردار تھے۔ قرآن وسنت کے داعی اور شیدائی تھے۔ آپ کا پسندیدہ موضوع اطاعت واتباع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ آپ قومی اور بین الاقوامی پلیٹ فارم پر مسلمانوں کی بہترین ترجمانی کرتے۔ اکابر علماء کا بے حد احترام کرتے‘ پوری زندگی مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ رہے اور ہر امتحان اور آزمائش میں ثابت قدم رہے۔ آپ کی حسن کارکردگی اور وفاداری کی بدولت مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا‘ جس کا حق پوری دیانت داری سے ادا کیا‘ آپ کو نوجوانوں سے بڑی محبت تھی‘ ان کے کاموں کی بڑی حوصلہ افزائی اور خوب تحسین فرماتے اور مزید اچھا کرنے کی تلقین کرتے۔

مولانا عبدالعزیز حنیف مرحوم کے ساتھ میرا تعلق تین دہائیوں پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلا تعارف میاں فضل حق مرحوم کے ذریعے ہوا۔ جب بھی میاں صاحب کے ساتھ اسلام آباد جانا ہوتا تو قیام آپ کے ہاں ہوتا تھا۔ اگر راولپنڈی جاتے تو ہمارا قیام و طعام چوہدری محمد یعقوب صاحب مرحوم کے پاس ہوتا۔

آپ بڑی محبت سے پیش آتے اور شفقت فرماتے' جماعتی مسائل پر کھل کر گفتگو کرتے اور مفید مشوروں سے نوازتے۔ آپ مثبت سوچ کے مالک تھے' ہر مشکل میں بھی درست فیصلہ کرتے اور اپنی ذمہ داری کو احسن طریق سے ادا کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ میاں فضل حق دل سے آپ کی قدر کرتے تھے اور اچھے لفظوں میں آپ کو یاد کرتے۔ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث G/6 کے لیے خطیب کی ضرورت تھی' مولانا محمد یوسف انور کی تجویز پر انہیں کراچی سے لاکر اس مسجد کا خطیب مقرر کرایا اور مولانا عبدالعزیز حنیف نے بھی میاں فضل حق کے فیصلے کی لاج رکھی اور تادم مرگ اسی مسجد سے منسلک رہے۔ اگرچہ آپ کچھ عرصہ پہلے ریٹائرڈ ہوگئے تھے۔ لیکن مسجد میں درس قرآن و حدیث اور خطبہ جمعہ مسلسل جاری رکھا اور یہ بات بھی حیران کن ہے کہ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دل کی تکلیف ہوئی اور اس کے بعد اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اس سے بڑی وفاداری اور ذمہ داری کی مثال اور کیا ہوسکتی ہے' میاں فضل حق بھی بہت مردم شناس تھے۔ مولانا نے اپنے طرز عمل اور طریقہ کار سے ان کے انتخاب کو سو فیصد درست ثابت کردیا۔ میاں فضل حق آپ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ تمام سرکاری اجلاسوں میں آپ کو شامل رکھتے تھے۔ خاص کر کشمیر' علاقہ گلیات ایبٹ آباد' مانسہرہ اور بالاکوٹ میں جماعتی تنظیم دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری آپ کے سپرد تھی۔ میاں فضل حق جب بھی ان علاقوں میں جاتے تو مولانا مرحوم شریک سفر ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فن خطابت سے نوازا تھا۔ ہر موضوع پر بہت عمدہ منظم و مرتب گفتگو کرتے اور موضوع کا حق ادا کردیتے۔

جماعتی زندگی میں آپ کا کردار بڑا شاندار تھا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے منہج کو صحیح سمجھتے تھے۔ دامے درمے سخنے ان سے تعاون فرماتے' مجلس شوریٰ اور عاملہ کے رکن ہونے کے

ساتھ کابینہ میں بھی فعال کردار ادا کرتے تھے۔ جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعت سے اختلاف رکھنے والوں کو اچھا نہ سمجھتے لیکن ان کا احترام کرتے۔ آپ کے ہاں کوئی چلا جاتا تو خوب مہمان نوازی کرتے تھے اور ذرا بھی احساس نہ ہونے دیتے کہ وہ مخالف دھڑے سے ہے۔ میاں فضل حق مرحوم نے جب جماعت کے دونوں گروپ یکجا کرنے کا عزم کیا تو آپ نے بھرپور ساتھ دیا۔ اس کے ابتدائی اجلاس فیصل آباد حاجی بشیر احمد (انصاف والے) کے ہاں ہوتے۔ جس میں مولانا محمد اسحاق چیمہ اور ان کے رفقاء ہوتے۔ جبکہ میاں فضل حق کے ہمراہ صوفی احمد دین' مولانا محمد یوسف انور' مولانا سید حبیب الرحمٰن شاہ بخاری اور مولانا عبدالعزیز حنیف' پیش پیش تھے۔ باہمی رضامندی سے دونوں جماعتوں کا مشترکہ نام متحدہ جمعیت اہل حدیث تجویز ہوا اور تمام اکابر علماء ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے۔ مولانا عبدالعزیز کے حسن عمل اور جماعتی سرگرمیوں کو پیش نظر انہیں بڑی اہمیت دی گئی۔ مولانا مرحوم میاں فضل حق کے خاص رفقاء میں سے تھے بلکہ حقیقت یہ تھی کہ یہ اس سلسلہ ذھبیہ کی ایک خوبصورت کڑی تھے۔ میاں فضل حق کے مزاج کا آپ پر گہرے اثرات تھے۔ وہی وضع داری' مہمان نوازی' جرات و بیباکی دینی حمیت وغیرت جو میاں فضل حق کا خاصہ تھا آپ میں بھی پائی جاتی تھی۔ میاں فضل حق کا ایک خاص حلقہ تھا جس سے مشاورت کیا کرتے' آپ اس کے بھی رکن رکنین تھے۔ میاں فضل حق مرحوم کی رحلت کے بعد آپ مزید فعال ہوئے اور بعد میں آپ کو مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا' ناظم اعلیٰ بننے کے بعد آپ نے پورے پاکستان میں مرکزی جمعیت کو منظم کیا اور تمام کارکنان میں نئی روح پھونک دی۔

مولانا عبدالعزیز حنیف جامعہ سلفیہ کے ساتھ دلی محبت کرتے تھے' جامعہ کی تعلیمی دعوتی اصلاحی سرگرمیوں کے بارے میں استفسار کرتے اور مفید مشوروں سے نوازتے۔ متعدد بار جامعہ میں تشریف لائے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی کے بارے میں تفصیلات حاصل کرتے۔ کارکردگی پر خراج تحسین پیش کرتے۔ جامعہ سلفیہ کی گولڈن جوبلی تقریبات میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے' اس وقت آپ ناظم اعلیٰ تھے' آپ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ کی فکر انگیز گفتگو سے تمام

شرکاء بے حد متاثر ہوئے۔ اس موقعہ پر آپ نے جامعہ کی انتظامیہ کی کارکردگی کو بے حد سراہا۔ میاں نعیم الرحمٰن اور ان کے خاندان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ سے جب بھی ملاقات ہوتی' جامعہ کے بارے ضرور سوالات کرتے' بڑی حوصلہ افزائی کرتے اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے۔ جامعہ سلفیہ کے اساتذہ مولانا عبدالعزیز علوی' مولانا حافظ مسعود عالم' مولانا محمد یونس بٹ دیگر اساتذہ کی قدر کرتے تھے اور اطمینان کا اظہار فرماتے۔

پاکستان کے طول وعرض سے اہل حدیث علماء بعض کاموں کے ضمن میں رابطہ کرتے' یا بذات خود اسلام آباد ان کے ہاں چلے آتے' انہیں خندہ پیشانی سے ملتے' مکمل تعاون کرتے سرکاری افسران کو فون کرتے اور مسائل حل کراتے۔

ان کی وفات پر محترم قاری محمد ایوب صاحب (مندر گلی والے) کا تعزیتی فون آیا' تو انہوں نے مولانا عبدالعزیز کی وفات پر بے حد افسوس کا اظہار کیا' اور کہا کہ وہ عظیم انسان تھے' علماء کی بڑی قدر کرتے تھے۔ خود اپنا واقعہ یاد دلایا کہ انہیں کسی کام سے اسلام آباد جانا ہوا۔ مولانا کے نام مجھ سے تعارفی رقعہ لیا اور تشریف لے گئے۔ وہ خود بتاتے ہیں کہ میں مغرب کی نماز کے وقت مسجد میں پہنچا اور انہیں رقعہ دیا تو انہوں نے باصرار مجھ سے نماز پڑھوائی اور اس کے بعد درس بھی دیا' اس کے ساتھ بہترین مہمان نوازی کی۔ قاری صاحب ان کے اخلاق عالیہ سے بہت متاثر ہوئے۔ فرمانے لگے کہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کی خاطر اپنا آرام ترک کر دیتے ہیں۔ انہوں نے مولانا کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور مغفرت کی دعا کی۔

مولانا عبدالعزیز حنیف کے ساتھ بارہا مجلسیں ہوئیں۔ ان کو قریب سے ملنے اور گفتگو سننے کا موقعہ ملا۔ میں ذاتی طور پر انہیں بہت مثالی انسان' ہمدرد اور خیر خواہ شخص سمجھتا ہوں۔ علم وعمل کے پیکر تھے۔ بہت معاملہ فہم ذہین وفطین تھے۔ مسائل کو حل کرنے کے لئے ساتھیوں کا اعتماد حاصل کرتے' کسی کو ناراض نہ کرتے تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس سرگودھا میں رکھی۔ اس وقت آپ ناظم اعلیٰ تھے

انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے متعدد بار سرگودھا گئے' چونکہ جامعہ سلفیہ کے ذمہ شرکاء کو کھانا کھلانا تھا۔ لہٰذا بعض اساتذہ سرگودھا گئے اتفاق سے ہم نماز کی غرض سے ایک ہوٹل پر رک گئے۔ نماز کے دوران مولانا بھی تشریف لے آئے' نماز سے فراغت کے بعد چائے پر کانفرنس کے انتظامات کے متعلق باہمی تبادلہ خیالات کرنے لگے۔ فرمانے لگے کہ جامعہ سلفیہ کے ذمہ کھانے کا بندوبست ہے۔ اس کی ذرا فکر نہیں' آپ بہت انتظامات کر لیں گے' اصل مسئلہ کانفرنس میں مقررین کا ہے۔ چونکہ بعض نادان دوست اور بدخواہ کانفرنس کا بائیکاٹ کر رہے ہیں اور بلاوجہ ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ بڑے دکھ سے کہنے لگے کہ میاں فضل حق کے رفقاء کی سوچ نہایت مثبت رہی ہے' جبکہ دوسری طرف سے بعض علماء کی سوچ بہت منفی ہے۔ میں نے تجویز دی کہ آپ چونکہ آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس کر رہے ہیں۔ لہٰذا دیگر اہل حدیث تنظیمات کے قائدین کو دعوت دے دیں۔ جن میں جماعت اہل حدیث (روپڑی گروپ) اور جماعت غرباء اہل حدیث کراچی شامل ہے۔

تاکہ کانفرنس میں اجتماعیت بھی ہو اور اس مقصد بھی حاصل ہو جائے۔ انہوں نے سرد آہ بھری اور فرمایا کہ بعض بہت تنگ نظر ہیں' وہ صرف مرکزی جمعیت اہل حدیث کی قوت کا اظہار چاہتے ہیں جبکہ میں شروع دن سے اس بات کا قائل ہوں۔

مولانا پاکستان میں فرقہ واریت اور دہشت گردی کی وارداتوں پر کبیدہ خاطر ہوتے اور اپنی تقاریر میں اس کی بھرپور مذمت کرتے۔ آپ نے دیگر مسالک سے مل کر ملک سے اس فتنے کو ختم کرنے کی مقدور بھر کوشش کی' مختلف مشترکہ پروگرام کیے' تمام مسالک کے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا تاکہ پاکستان میں فرقہ واریت کی فضا کو ختم کیا جا سکے۔ آپ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔

آپ بہت عمدہ گفتگو کرتے تھے۔ ریڈیو پاکستان اور P.T.V پر آپ کے پروگرام نشر ہوتے رہے۔ آپ اسلام کی خصوصیات کتاب و سنت کی اہمیت اور مقام' صحابہ کرام کی عظمت صحابہ اور اہل بیت کے فضائل' اعمال' اتحاد اور اتفاق کے موضوعات اختیار کرتے تھے' لوگ بڑے

شوق سے آپ کی گفتگو سماعت کرتے۔

آپ کی رحلت سے پاکستان ایک ممتاز عالم دین اور ہمدرد رہنما سے محروم ہوا ہے۔ مدتوں آپ کی دینی دعوتی ' ملی خدمات یاد رکھی جائیں گی۔ جامعہ سلفیہ بھی ایک ہمدرد اور خیر خواہ سے محروم ہوا ہے۔ مولانا کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا' تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب آپ کے حلقہ میں شامل تھے۔ تاجر' قانون دان' اہل علم' اساتذہ' افسران اور انتظامیہ کے لوگ۔ فیصل آباد سے ممتاز تاجر صوفی احمد دین اور حاجی سردار محمد کے ساتھ قریبی مراسم تھے اور جب بھی فیصل آباد آتے ان کے ہاں ضرور جاتے۔ اسی طرح اسلام آباد میں حافظ محمد الیاس کے ساتھ بڑی بے تکلفی تھی اور ایک دوسرے کا احترام کرتے۔

مولانا اس اعتبار سے بہت خوش قسمت واقع ہوئے' کہ ان کی اولاد بہت فرماں بردار' پڑھی لکھی' دین دار اور نیک نام ہے اور مولانا کے صحیح جانشین واقع ہوئی ہے۔ بڑے صاحبزادے ڈاکٹر عزیز الرحمٰن' انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی فکیلٹی آف شریعہ اینڈ لاء میں پروفیسر ہیں اور رئیس الجامعہ کے مشیر ہیں۔ جبکہ مولانا ابوبکر مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور مکتب الدعوۃ میں ریسرچ سکالر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت فرمائے اور اپنے والد کے مشن کو کامیابی سے چلانے کی توفیق دے۔

مولانا عبدالعزیز حنیف کا جنازہ بلاشبہ اسلام آباد کی تاریخ میں منفرد مقام رکھتا تھا۔ جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق لوگوں کی کثیر تعداد کے علاوہ تمام مسالک کے علماء نے شرکت کی۔ جامعہ سلفیہ سے ایک وفد راقم کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی' مولانا محمد یونس بٹ اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائے' ان کے درجات بلند فرمائے' تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ خصوصاً ان کے برادر اکبر مولانا محمد حسین کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔

(آمین یارب العالمین)